10679 ـ مسلمان بیٹا کافر باپ کی وفات پر کیا کرے

سوال

میرا باپ کفرکی حالت میں فوت ہوگیا ہے اس کے متعلق میری کیا ذمہ داریاں ہیں، کیا میں اسے دفن اور اس کے جنازہ کا انتظام کروں؟
اور کیا میں اسے غسل اور کفن دوں یا نہیں؟ اورکیا اس کے علاوہ مجھ پر میرے والد کے کچھ حقوق ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

صحیح حدیث میں ہے جو ناجیۃ بن کعب عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے طریق سے مروی ہے، علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

آپ کا بوڑھا اور گمراہ چچا (ان کا مقصد اپنا والد ابو طالب تھا) فوت ہو چکا ہے تو اسے کون دفنائےگا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جاؤ جا کر اپنے باپ کو زمین میں چھپا دو"

(یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو خطاب تھا)

علی رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: میں اسے نہیں چھپاؤں گا، کیونکہ وہ مشرک فوت ہوا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جاؤ جا کر اسے چھپاؤ اور پھر میرے پاس آنے تك بات چیت نہ کرنا، تو میں گیا اور جا کر اسے چھپایا، اور مٹی اور گرد و غبار میں اٹا ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا اور میں نےغسل کیا، اور میرے لیے ایسی دعائیں کیں جو مجھے روئے زمین پر پائی جانے والی اشیاء سے بھی زیادہ قیمتی تھیں"

السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر (161).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث پر تعلیقا کہتے ہیں:

1 ۔ مسلمان شخص کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنے قریبی مشرک رشتہ دار کے دفن کی ذمہ داری پوری کرے، اور یہ کام اس کے شرک کی بنا پر اس سے بغض و عناد رکھنے کے منافی نہیں ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ شروع میں اپنے والد کو دفن کرنے سے رک گئے اور علت یہ بیان کی کہ: " وہ مشرک فوت ہوا ہے"

ان کا گمان تھا کہ اس حالت میں ان کا اسے دفن کرنا ہو سکتا ہے اس منع کردہ دوستی میں شامل ہو جو اللہ تعالی نے اس فرمان میں بیان کیا ہے:

تم اس قوم کے ساتھ دوستی نہ رکھو جن پر اللہ تعالی کا غضب ہے.

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ حکم دیا کہ وہ اپنے والد کو جاکر دفن کریں تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے میں ذرا بھی تامل سے کام نہیں لیا اور اسے فورا تسلیم کرتے ہوئے اپنے ذہن میں جو کچھ پہلے آیا تھا وہ نکال باہر کیا اور اسے دفنانے چل دیے، اور اطاعت بھی اسی کا نام ہے کہ:

انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے اپنی رائے اور خیال کو ترک کر دے، مجھے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ بیٹے کا اپنے مشرک باپ یا ماں کو دفن کرنا یہی ایک آخری چیز ہے جو دنیا میں ایک بیٹا اپنے مشرک باپ کے ساتھ حسن صحبت کے طور پر کر سکتا ہے.

لیکن دفن کرنے کے بعد اسے یہ حق نہیں کہ وہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا پھرے، کیونکہ فرمان باری تعالی میں صریحا اس کی ممانعت پائی جاتی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے پھریں، اگرچہ وہ ان کے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں .

اور اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو چند ٹکوں اور پیسوں کے لالچ میں اخبارات اور جرائد و میگزین کے صفحات پر بعض کفار کے اعلان وفات میں رحمت و مغفرت کی دعا کرتے پھرتے ہیں! جس کے لیے آخرت کا معاملہ اہمیت رکھتا ہے اسے اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرنا چاہیے.

2 ۔ اس کےلیے کافر کو غسل دینا اور کفن پہنانا مشروع نہیں اور نہ ہی وہ اس کی نماز جنازہ ادا کرسکتا ہے، اگرچہ وہ اس کا قریبی عزیز اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس کا حکم نہیں دیا، اور اگر یہ جائز ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیان کردیتے، کیونکہ ضرورت

کے وقت سے بیان کو موخر کرنا جائز نہیں، حنابلہ وغیرہ کا مذہب یہی ہے.

3 ـ مشرك کے اقرباء و رشتہ داروں کے لیے اس کے جنازہ میں شرکت کرنا مشروع نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے ساتھ ایسا نہیں کیا، حالانکہ وہ ان کے ساتھ سب لوگوں میں سے زیادہ شفقت کرنےوالا اور نیکی و احسان کرنے والا تھا، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تخفیف عذاب کے لیے دعا فرمائی تا کہ اسے آگ میں ہلکا ترین عذاب ہو، ....

اور اس سارے معاملہ میں اپنے نسب ناموں پر فخر اور دھوکہ میں پڑنے والوں کے لیے جو کہ آخرت کے لیے عمل نہیں کرتے عبرت ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے سچ فرمایا:

اس دن ان کے مابین کوئی نسب نہیں ہونگے، اور نہ ہی وہ آپس میں سوال کرینگے.

السلسلة الصحيحة للالبانی صفحہ نمبر (94).

واللہ اعلم .